Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
بروز جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد | ۱۷ رجب ۱۳۹۳ھ | ۱۷ ماہ ظہور ۱۳۵۲ھش | ۱۷ اگست ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۸۶

ربوہ میں بے گھر ہونیوالے سیلاب زدگان کیلئے وسیع پیمانے پر امدادی سرگرمیاں

رہائش کے انتظام کے علاوہ دس ہزار اشخاص کے لئے روزانہ کھانا فراہم کیا جاتا ہے

ربوہ - ۱۶ ظہور - لنڈن سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بذریعہ فون یہ خصوصی ہدایت فرمائی تھی کہ ربوہ اور اسکے ماحول میں جو ہزارہا اشخاص سیلاب کی ناگہانی آفت کی وجہ سے بے خانماں ہوگئے ہیں انکی بلا امتیاز ہر طرح کی مدد کرنے کا وسیع پیمانے پر انتظام کیا جائے اور اس سلسلے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں ربوہ میں ہنگامی بنیادوں پر وسیع پیمانے پر امدادی کام ہو رہا ہے جس کی عمومی نگرانی محترم امیر صاحب مقامی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ ایک کمیٹی کر رہی ہے جس کے ارکان یہ ہیں :- (۱) بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) اقبال احمد صاحب شمیم (۲) محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظر امور عامہ (۳) محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب (۴) محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ (۵) محترم چوہدری بشیر احمد صاحب صدر عمومی ربوہ۔ اس سلسلے میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا دفتر چوبیس گھنٹے کھلا رہتا ہے جہاں پر صدر مجلس مرکزیہ اپنے رفقائے کار کے ہمراہ جملہ امدادی کاموں کی نگرانی اور ہدایات دینے کے لئے خود موجود رہتے ہیں۔ (باقی صد ۶ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۱۶ ظہور - جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ان دنوں لنڈن میں قیام فرما ہیں اور وہاں پر اہم دینی مہمات میں مصروف ہیں۔ حضور کی اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اور دیگر ارکان قافلہ کی صحت وعافیت اور کامیابی کے ساتھ بخیریت واپسی کیلئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ - ۱۶ ظہور - ربوہ کے نشیبی محلہ جات میں سیلاب کا جو پانی آگیا تھا۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُتر چکا ہے۔ لیکن وہ مکانات کے لئے بہت نقصان دہ ثابت ہوا ہے۔ اسکے علاوہ تاحال مسلسل بارش ہو رہی ہے۔ کل دن بھر وقفہ وقفہ سے بارش ہوتی رہی۔ آج صبح سے موسلا دھار بارش جاری ہے جس کی وجہ سے مکانات کو مزید خطرات درپیش ہیں۔ احباب خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ رحم اور فضل فرمائے اور اسوقت شدید سیلاب اور بارش کی وجہ سے ملک کو جو ناگہانی مصائب در پیش ہیں انہیں اپنے فضل سے دُور کرنے کے سامان پیدا کرے۔ آمین

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قضاء و قدر کیطرف سے نازل شدہ آفات کو صبر سے برداشت کرنا تزکیۂ نفس کا باعث ہے

جو لوگ انہیں صبر سے برداشت کرتے ہیں خدا تعالیٰ کی رحمتیں اُنکے شاملِ حال ہوتی ہیں

"یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے حاصل کرنے کے دو راہ ہیں۔ ایک تو زہد نفس کشی اور مجاہدات کا ہے اور دوسرا قضاء و قدر کا۔ لیکن مجاہدات سے اس راہ کا طے کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ اس میں انسان کو اپنے ہاتھ سے اپنے بدن کو مجروح اور خستہ کرنا پڑتا ہے۔ عام طبائع بہت کم اس پر قادر ہوتی ہیں کہ وہ دیدہ دانستہ تکلیف جھیلیں۔ لیکن قضاء و قدر کی طرف سے جو واقعات اور حادثات انسان پر آکر پڑتے ہیں وہ ناگہانی ہوتے ہیں اور جب آپڑتے ہیں تو قہرِ درویش برجانِ درویش ان کو برداشت کرنا ہی پڑتا ہے جو کہ اس کے تزکیۂ نفس کا باعث ہوجاتا ہے جیسے شہداء کو دیکھو کہ جنگ کے بیچ میں لڑتے لڑتے جب مارے جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے نزدیک کس قدر اجر کے مستحق ہوتے ہیں۔ یہ درجاتِ قرب بھی اُن کو قضاء و قدر سے ہی ملتے ہیں۔ ورنہ اگر تنہائی میں اُن کو اپنی گردنیں کاٹنی پڑیں تو شاید بہت تھوڑے ایسے نکلیں جو شہید ہوں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ غرباء کو بشارت دیتا ہے ولنبلونکم بشیءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وبشّر الصابرین الّذین اذا اصابتھم مصیبۃٌ قالوا انّا للّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ○ اس کا یہی مطلب ہے کہ قضاء و قدر کی طرف سے ان کو ہر قسم کے نقصان پہنچتے ہیں اور پھر وہ صبر کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی عنایتیں اور رحمتیں ان کے شاملِ حال ہوتی ہیں کیونکہ تلخ زندگی کا حصہ اُن کو بہت ملتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۱۳، ۱۱۴)

پبلشر :- مسعود احمد - پرنٹر :- سید عبدالحی - مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقام اشاعت :- دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ ماہ ظہور ۱۳۵۲ ہش

"چلے سب جاتے رہے اِک حضرتِ توّاب ہے"

اس وقت ہمارا ملک اور بالخصوص ہمارا صوبہ پنجاب تاریخ کے ایک بدترین سیلاب سے دوچار ہے۔ وسیع علاقے تباہ و برباد ہوگئے۔ ہزاروں دیہات کا نام و نشان مٹ گیا۔ قیمتی جانیں بکثرت ضائع ہوگئیں۔ اور کروڑوں روپے کی فصلیں اموال اور مویشی پانی میں بہہ گئے۔ سیلاب نے مختلف علاقوں کو اچانک اپنی لپیٹ میں لے لیا جس کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو یہ موقع ہی نہیں ملا کہ وہ اپنے سامان و اموال سمیت محفوظ مقامات پر پہنچ سکیں۔ پانی کی بپھری ہوئی اور تیز و تند لہروں کا جدھر سے بھی گذر ہوا وہ سب کچھ اپنے ہمراہ بہا کر لے گئیں۔ نہ مکانات بچے نہ ان کا سامان۔ نہ سڑکیں اور ریلوے لائنیں محفوظ رہیں۔ ذرائع آمد و رفت اور مواصلاتی نظام سب درہم برہم ہو کر رہ گئے ہیں جن لوگوں نے اپنی آنکھوں سے اس تباہی و بربادی کا مشاہدہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ کس طرح پانی کی غضبناک لہروں میں انسانوں اور مویشیوں کی لاشیں تیرتی رہیں اور ملک کی قیمتی فصلیں اور اموال و سامان بہہ کر ضائع ہو رہے تھے۔ آنکھیں ان ہولناک نظاروں کو دیکھتی تھیں لیکن کچھ کر نہیں سکتی تھیں۔ انسانی طاقتوں کی بے بسی اور بیکسی نمایاں ہو رہی تھی۔ کیونکہ

"چلے سب جاتے رہے اِک حضرتِ توّاب ہے"
(حضرت مسیح موعودؑ)

کاش وہ لوگ بھی اس سے عبرت حاصل کریں جو دنیوی طاقتوں اور مادی اموال و ذرائع کے زعم میں اندھے ہو جاتے ہیں اور اپنے خالق و مالک کو بھول کر ظلم اور سرکشی کی راہ اختیار کر لیتے ہیں۔ ایسے حادثات اور آسمانی آفات قلوب میں خشیت اللہ پیدا کرنے کے مواقع بہم پہنچاتے ہیں اور انسان کو اپنے نفس کا جائزہ لینے اور محاسبہ کرنے کی تحریک کرتے ہیں لیکن افسوس کہ بہت کم لوگ مستقل طور پر ان سے سبق حاصل کرتے ہیں۔ چند روز خوف اور دہشت میں گزارنے کے بعد پھر لوگ انہیں حرکات میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کی ناراضگی اور اس کے غضب کو دعوت دینے کا موجب ہوتے ہیں۔

قومی تباہی و بربادی کے ان مواقع کو قرآنی ہدایت کے مطابق صبر و ثبات کے ساتھ برداشت کرنا چاہیئے۔ ان مواقع پر دعاؤں اور اپنے نفوس کی اصلاح کرنے کے علاوہ ایک اور اہم امر جو ہمیں پیش نظر رکھنا چاہیئے یہ ہے کہ ہم سیلاب سے متاثر ہونے والے افراد کی ہر قسم کی بھرپور مدد کرنے کی کوشش کریں۔ یہ سنگدلی کی انتہا ہوگی اگر وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان حوادث سے محفوظ رکھا ہے دکھی انسانیت کی مدد کرنے کی کوشش نہ کریں۔ حکومت نے بہت سے امدادی کام جاری کر رکھے ہیں۔ ملک کے وزیر اعظم جناب بھٹو نے ان کاموں میں تعاون کرنے کی اپیل کی ہے۔ گورنر پنجاب نے ایک ریلیف فنڈ بھی جاری کیا ہے۔ اس سلسلے میں ہر ممکن تعاون پیش کرنا ہر پاکستانی کا فرض ہے۔ اس کے علاوہ انفرادی طور پر بھی ہم میں سے ہر ایک کو سیلاب زدگان کے مصائب کو کم کرنے کے لئے ہر ممکن مساعی سے کام لینا چاہیئے۔

ہماری جماعت کو اللہ تعالےٰ نے اسلام کا صحیح اور سچا نمونہ پیش کرنے کے لئے قائم کیا ہے۔ اس لئے اس موقعہ پر احمدی جماعتوں اور تنظیموں کو بلا امتیاز مذہب و ملت ہر ایک کی خدمت کرنے کی ایسی مثال قائم کرنی چاہیئے جو ایک سچے مسلمان اور حقیقی احمدی کی شان کے شایان ہو۔

ہمیں خوشی ہے کہ قومی مصیبت اور آفت کے اس نازک وقت میں ربوہ کے احمدی نوجوانوں نے جان پر کھیل کر لوگوں کو بچانے کی شاندار مثالیں قائم کی ہیں۔ باوجود اس کے کہ خود ربوہ کے نشیبی محلے سیلاب کی زد میں تھے مگر انہوں نے اپنے بزرگوں اور عہدیداروں کی تحریک پر ربوہ کے ماحول میں میلوں تک کے علاقوں میں جا کر مردوں عورتوں اور بچوں کو بچایا۔ وہ کشتیوں اور دیگر ذرائع سے پانی کی تیز و تند لہروں میں چلتے چلے گئے۔ بعض مواقع پر خود ان کی کشتیاں پانی کی لپیٹ میں آکر کہیں سے کہیں پہنچ گئیں اور ان کی جانیں سخت خطرہ میں پڑ گئیں۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے ہمت نہ ہاری اور اس طرح بہت سی قیمتی جانوں کو بچا لیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی جناب سے خاص جزاء و عطاء فرمائے۔ آمین۔

جو علاقے سیلاب سے براہ راست متاثر نہیں ہوئے یا نسبتاً کم متاثر ہوئے ہیں وہاں کی جماعتوں اور بالخصوص مجالس خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ سیلاب زدگان کی ہر ممکن مدد کریں۔ یہ مدد سامان اور نقدی کی صورت میں بھی ہو سکتی ہے اور وقار عمل کے ذریعے غرباء کے مکانات کی تعمیر و مرمت کے رنگ میں بھی کی جا سکتی ہے۔ اس سلسلے میں احباب جماعت کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مندرجہ ذیل ارشادات خاص طور پر پیش نظر رکھنے چاہئیں:۔

"سچی قربانی یہی ہوتی ہے کہ جب اچانک کوئی مصیبت آجائے تو اس وقت لوگوں کی امداد کے لئے اپنی جان و مال اور آرام و آسائش کو قربان کر دیا جائے ...... جس وقت خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی عذاب آتا ہے اس وقت وہ نہ دن دیکھتا ہے نہ رات۔ لوگوں کا فرض ہوتا ہے کہ قطع نظر اس سے کہ اس وقت رات ہو یا دن ایک دوسرے کی مدد کے لئے اٹھ کھڑے ہوں ...... پس میں خدام الاحمدیہ ...... کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ان تمام علاقوں کی مجالس کے پاس جہاں جہاں سیلاب آئے ہیں اپنے آدمی بھجوا کر پتہ لگائیں کہ وہاں کی مجالس نے سیلاب کے موقع پر لوگوں کی کیا خدمت کی ہے اور آیا وہ خدمت ایسی تھی جو ان کی شان کے شایان تھی۔"

"یہ سیلاب اور قحط وغیرہ اللہ تعالےٰ کے بعض قوانین کے ماتحت آتے ہیں اور اس کی سنت ہے کہ وہ ایسے عذاب مسلسل نہیں بلکہ کچھ عرصہ کے بعد بھیجا کرتا ہے۔ ایسے موقع پر خدمت خلق کرنیوالی جماعتیں اپنے آپ کو پاس کرا لیتی ہیں مگر جو لوگ خدمت سے محروم رہتے ہیں وہ نیکی کے ایک بہت بڑے موقع کو اپنے ہاتھ سے ضائع کر دیتے ہیں۔"

(مشعل راہ)

احمدیہ ہسپتال سویڈرو (غانا) کی غیر معمولی مقبولیت

مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب سویڈرو (غانا) سے اپنی رپورٹ (ماہ جون ۷۳ء) میں اپنے کلینک کی کارکردگی کا اظہار کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"عرصہ زیر رپورٹ میں چار ہزار چھ سو (۴۶۰۰) مریضوں کا علاج کیا گیا۔
۲۶ میجر اپریشن ہوئے۔ چار سو پچاس (۴۵۰) مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔
قریباً دو ہزار (۲۰۰۰) مریضوں کا اصل قیمت پر علاج کیا گیا۔

کئی چیف، پادری صاحبان بھی علاج کے لئے ہمارے کلینک میں آئے۔ کئی مریض ڈیڑھ سو (۱۵۰) میل کی مسافت طے کر کے آئے۔ ایک مریض ۲۷۵ میل کے فاصلہ سے علاج کی غرض سے آیا۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔"

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام ڈاکٹروں کو بہتر رنگ میں ارضِ بلال رضؓ کے باشندوں کی خدمت کرنے کا موقع دے اور ان کے عزیز و اقارب کو اپنی امان میں رکھے۔ آمین

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہدی آخر الزمان کی تائید میں چاند سورج گرہن

محترم حافظ قدرت اللہ صاحب فاضل مبلغ انڈونیشیا

یہ مقالہ مجلس ارشاد مرکزیہ ربوہ کے اجلاس منعقدہ ۲۶ مئی سنہ ۶۸ء میں پڑھا گیا

ایک مامور من اللہ کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے جہاں بہت سے نشانات اور معجزات خود اس مامور کو دئے جاتے ہیں اور اس کے وجود کے ذریعہ سے ظاہر ہوتے ہیں وہاں متلاشیان ہدایت کی راہنمائی کے لئے بعض نشانات ایسے بھی ہوتے ہیں جو خارجی طور پر ظاہر ہوتے ہیں اور جو گویا اس بات کا اعلان ہوتے ہیں کہ خدا کا موعود ظاہر ہو چکا ہے اور یہ کہ لوگ اپنی خواب غفلت سے بیدار ہوں اور اس مامور کی تلاش میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔ چنانچہ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آج سے دو ہزار برس قبل جب مسیح اول کا ظہور ہوا تو اس وقت بعض فلکی تغیرات کو دیکھ کر لوگوں نے یہ خیال کیا کہ خدا کا مسیح پیدا ہو چکا ہے چنانچہ بعض لوگ جو اس [illegible] کے منتظر تھے ان آسمانی تغیرات کو دیکھ کر اسکی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔

اسی سنت اللہ کے مطابق اس زمانہ میں مسیح کی آمد ثانی۔ اور مہدی آخر الزمان کے ظہور کا وقت جب آیا تو نوشتوں کے مطابق بے شمار عظیم الشان فلکی تغیرات اور آسمانی نشانات ظاہر ہوئے جو اس امر کی طرف راہنمائی کرتے تھے کہ خدا کا موعود مسیح اور مہدی ظاہر ہو چکا ہے ایسے ہی نشانات میں سے ایک اہم اور زبردست نشان چاند اور سورج کا گرہن ہے جو اس زمانہ کے امام اور مہدی آخر الزمان کے ظہور کے وقت پورے طور پر تعیین کرتا ہے وہاں بجائے خود اس امام الزمان کی صداقت کی ایک واضح اور روشن دلیل ہے اور اس پر شاہد ناطق ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آسمانی نشان کو بڑے زور اور تحدی کے ساتھ تصانیف میں پیش فرمایا ہے۔

اس عظیم الشان پیشگوئی کے پُر شوکت اور پُر عظمت کلمات۔ ان ایسے کلمات جن کو نظیر سارے اسلامی لٹریچر میں اور کسی جگہ کم ہی ملیگی۔ علامہ دار قطنی اپنی ... سنن میں حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ کی روایت سے یوں روایت فرماتے ہیں۔

حدثنا ابو سعید۔ حدثنا محمد بن عبید اللہ بن نوفل حدثنا عبید بن یعیش۔ حدثنا یونس بن بکیر عن عمرو بن شمر عن جابر عن محمد بن علی۔ قال ان لمھدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان۔ وینکسف الشمس فی النصف منہ۔ و لم تکونا منذ خلق اللہ السموات والارض

سنن دار قطنی جلد اول ص ۱۸۸
مطبوعہ مطبع انصاری دہلی

یعنی حضرت امام محمد باقر روایت فرماتے ہیں کہ

"ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں اور جب سے کہ آسمان و زمین پیدا ہوئے یہ نشان کسی اور امور کے وقت میں اس کی تائید کے لئے ظاہر نہیں ہوئے اور وہ یہ کہ مہدی آخر الزمان کے وقت میں رمضان المبارک کے مہینہ میں چاند کو اس کی مقررہ راتوں میں سے پہلی رات میں گرہن لگے گا اور سورج اسی رمضان المبارک کے مہینہ میں اسکے مقررہ دنوں میں سے درمیان کے گرہن لگے گا اور یہ ایسے نشان ہیں کہ جب سے آسمان و زمین پیدا ہوئے آج تک کبھی کسی مامور کی تائید میں اس رنگ میں ظاہر نہیں ہوئے۔ چنانچہ چاند اور سورج گرہن کی یہ عظیم الشان اور نہایت ہی اہم پیشگوئی مورخہ ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ مطابق ۲۱ مارچ ۱۸۹۴ء بروز جمعرات ۷ تا ۹½ بجے شام کلکتہ سٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق چاند گرہن کی صورت اور ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ مطابق ۶ اپریل ۱۸۹۴ء بروز جمعہ ۹ تا ۱۱ بجے صبح کلکتہ سٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق سورج گرہن کی صورت میں پوری ہوئی۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

★ اس چاند سورج گرہن کا ذکر علاوہ کئی دیگر اخبارات کے سول اینڈ ملٹری گزٹ ۶ دسمبر ۱۸۹۶ء اور آزاد اخبار ۱۰ دسمبر ۱۸۹۶ء میں موجود ہے۔

★ اسی طرح ایک بنگالی ماہنامہ Bharat borsha Jaistha B.S. 1332 ص 863 میں بھی اس گرہن کا ذکر موجود ہے نیز

★ ناگر ... دفتر پیسہ اخبار کی نادر جنتری بابت ۱۸۹۴ء مطبوعہ خادم التعلیم پریس انارکلی لاہور کا حوالہ بھی قابل ذکر ہے جو پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں موجود ہے اس جنتری کے صفحہ ۲۳ پر ۲۱ مارچ ۱۸۹۴ء مطابق ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ (یعنی ۱۳ رمضان المبارک کی رات کو) ۷ بجے شب چاند گرہن کا وقت دیا گیا ہے اور صفحہ ۲۴ پر ۶ اپریل ۱۸۹۴ء مطابق ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ کی تاریخ سورج گرہن کے لئے دی گئی ہے۔

اس گرہن کو قادیان میں خود حضرت مہدی پاک نے اپنے کئی صحابہ کی معیت میں بچشم خود ملاحظہ فرمایا اور قادیان سے باہر سینکڑوں نہیں ہزاروں نے اس کا مشاہدہ کیا اور اس کے مشاہدہ کرنے والے بعض احباب اب بھی موجود ہیں اس موقعہ پر کتاب اصحاب احمد جلد اول کے حوالہ سے یہ ذکر نا بے جا نہ ہوگا لکھا ہے کہ اس موقعہ پر قادیان میں کئی دوست گرہن کے دیکھنے میں مشغول تھے اور ابھی خفیف سی سیاہی شروع ہوئی تھی کہ حضور علیہ السلام سے کسی نے عرض کیا کہ حضور گرہن لگ گیا ہے۔ جس پر آپ نے دیکھا تو نہایت خفیف سی سیاہی معلوم ہوئی۔ حضور نے اظہار افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ گرہن ہم نے تو دیکھ لیا مگر یہ ایسا خفیف ہے کہ عوام کی نظر سے اوجھل رہ جائے گا۔ اور اس طرح ایک عظیم الشان نشان مشتبہ ہو جائے گا۔ مگر تھوڑی دیر بعد سیاہی بڑھنی شروع ہوئی حتیٰ کہ آفتاب کا زیادہ حصہ تاریک ہو گیا۔ فسبحان اللہ العظیم۔

یہ گرہن کیا تھا! درحقیقت ایک اعلان تھا کہ مہدی آخر الزمان کا ظہور ہو گیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی متعدد تصانیف میں بڑے زور اور تحدی کے ساتھ اس نشان کو پیش فرمایا ہے اور عرصہ ۸۰ سال سے یہ نشان جماعت کے لٹریچر میں بڑی اہمیت کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔ جو اپنوں کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہے اور مخالفین کے لئے خوف و ہراس کا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تصنیف

تبلیغ ہدایت

میں بعض معتبر روایات کی بنا پر تحریر فرماتے ہیں کہ :

"جب یہ نشان پورا ہوا تو بعض مولوی صاحبان اپنے مکانوں پر ہاتھ مارتے پھرتے تھے اور کہتے تھے کہ "اب خلقت گمراہ ہوگی"
"اب خلقت گمراہ ہوگئی"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حدیث کی خصوصیت

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ مہدی آخر زماں اور اس کے ظہور کے متعلق بیشمار اور لاتعداد احادیث مروی ہیں اور ایک دوسرے سے وہ اس حد تک اختلاف رکھتی ہیں۔ کہ حقیقت الامر تک پہنچنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مگر ان تمام احادیث میں سے جو امتیاز اس حدیث کو حاصل ہے۔ اس کا جواب سارے اسلامی لٹریچر میں نہیں۔

اوّل تو ان لمہدینا کے الفاظ جو ایسے پیارے ہیں جو اس کو تمام دوسری حدیثوں سے ممتاز کر دیتے ہیں۔ "ہمارے مہدی" کے الفاظ میں ایسے تعلق اور ایسی محبت کا اظہار ہے۔ کہ خواہ مخواہ انسان اس حدیث کے معنوں کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے۔ مگر ساتھ ہی اس حدیث میں مسلمانوں کے لئے ایک انتباہ بھی مضمر ہے۔ کہ یاد رکھنا اور ہوشیار رہنا۔ کہ اس امت میں بعض ایسے بھی ہوں گے جو جھوٹے طور پر اپنے آپ کو مہدی ظاہر کریں گے۔ اور امت کو ورغلائیں گے۔ ایسے مواقع پر یہ حدیث ایک مابہ الامتیاز کا ہو گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ دارقطنی کی حدیث مسلمانوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ کہ اس نے ایک تو قطعی طور پر مہدی معہود کے ۔۔۔ چودھویں صدی کا زمانہ مقرر کر دیا ہے۔ اور دوسرے اس مہدی کی تائید میں آسمان نے ایسا آسمانی نشان پیش کیا ہے جس کے تیرہ سو برس سے کل اہل اسلام منتظر تھے۔"

پھر فرماتے ہیں:

"سچ ہے کہ آپ لوگوں کی طبیعتیں چاہتی تھیں کہ ہر ایک مہدویت کے دعوی کرنے کے وقت میں آسمان پر رمضان کے مہینہ میں خسوف و کسوف ہو جاتا۔ اور اس تیرہ سو برس میں بہتیرے لوگوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ مگر کسی کے لئے یہ آسمانی نشان ظاہر نہ ہوا۔ بادشاہوں کو بھی جن کو مہدی بننے کا شوق تھا یہ طاقت نہ ہوئی کہ کسی حیلہ سے اپنے لئے رمضان کے مہینہ میں خسوف و کسوف کرا لیتے۔ بےشک وہ لوگ کروڑہا روپیہ دینے کو تیار تھے۔"

پھر آپ فرماتے ہیں:

"مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اس نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے۔ اور اس وقت ظاہر کیا ہے جبکہ مولویوں نے میرا نام دجال، کذاب اور کافر بلکہ اکفر رکھا تھا۔ یہ وہی نشان ہے جس کی نسبت آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں بطور پیشگوئی وعدہ دیا گیا تھا۔ اور وہ یہ ہے۔

قل عندی شھادۃ من اللہ فھل انتم مؤمنون

قل عندی شھادۃ من اللہ فھل انتم مسلمون۔

یعنی ان کو کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے۔ کیا تم اس کو قبول کرو گے یا نہیں؟"

فرمایا!

"یاد رہے کہ اگرچہ میری تصدیق کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت سی گواہیاں ہیں اور ایک سو سے زیادہ پیشگوئی ہے۔ جو پوری ہو چکی ہے جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں۔ مگر اس (براہین احمدیہ کے) الہام میں اس پیشگوئی کا ذکر محض تخصیص کے لئے ہے۔ یعنی مجھے ایسا نشان دیا گیا ہے۔ جو آدم سے اس وقت تک کسی کو نہیں دیا گیا۔"

فرمایا:

"میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے ۔۔۔ اور ایسا ہی میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ اس نشان سے صدی کی تعیین ہو گئی ہے۔" گویا حضور علیہ السلام کے ان الفاظ سے یہ حقیقت پوری طرح آشکار ہو جاتی ہے۔ کہ یہ حدیث اور نشان کس اہمیت کا حامل ہے۔

ہمارا استدلال

ہمارا استدلال اس حدیث سے یہ ہے کہ یہ پیشگوئی اپنے اندر چار پہلو رکھتی ہے

اوّل:۔ چاند گرہن بموجب عادۃ اللہ قانون قدرت اسکی مقررہ راتوں میں سے پہلی رات میں ہونا۔

دوم:۔ سورج گرہن اس کے مقررہ دنوں میں سے بیچ کے دن لگنا۔

سوم:۔ رمضان شریف کے ایک ہی مہینہ میں دونوں گرہنوں کا واقع ہونا۔

چہارم:۔ نشان کے وقت ایک مدعی مہدویت کا موجود ہونا اور اس کی تائید میں اس نشان کا ظاہر ہونا۔ اور یہ مؤخر الذکر پہلو اس پیشگوئی کا ایک اہم جزو ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ اس ضمن میں فرماتے ہیں۔

"ہمیں اس بات سے بحث نہیں کہ ان تاریخوں میں کسوف خسوف رمضان کے مہینہ میں ابتدائے دنیا سے آج تک کتنی مرتبہ واقع ہوا ہے۔ ہمارا مدعا صرف اس قدر ہے کہ جب سے نسل انسان دنیا میں آئی ہے۔ نشان کے طور پر خسوف و کسوف صرف میرے زمانہ میں میرے لئے واقع ہوا ہے۔ اور مجھ سے پہلے کسی کو یہ اتفاق نصیب نہیں ہوا۔"

پھر فرمایا:

"لم تکونا کا لفظ مؤنث کے صیغہ کے ساتھ دارقطنی میں ہے۔ جسکے یہ معنے ہیں کہ ایسا نشان کبھی ظہور میں نہیں آیا۔ اور اگر یہ مطلب ہوتا کہ کسوف و خسوف پہلے کبھی ظہور میں نہیں آیا۔ تو لفظ لم یکونا مذکر کے ساتھ صیغہ سے چاہیئے تھا۔ نہ کہ لم تکونا کہ مؤنث کا صیغہ ہے جس سے صریح معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سے مراد آیتین ہے۔ یعنی دو نشان ۔۔۔ اور حدیث نے ۔۔۔ اپنی صحت اور سچائی کو ثابت کر دیا تھا۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۴، ۳۱۵)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ غیر از جماعت احباب کو پڑھنے کے لئے دیں۔ (مینجر)

محترمہ اقبال ریحانہ صاحبہ مرحومہ کا ذکر خیر

محترم عبدالجلیل صاحب عشرت۔ لاہور

میری چچا زاد بہن اقبال ریحانہ صاحبہ ۱۳ جولائی کو ۵۶ سال کی عمر میں وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ میرے حقیقی چچا بابو محمد افضل خان صاحب بٹالوی (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی دختر تھیں۔ بچپن ہی ماں باپ کے غیر معمولی پیار کی وجہ سے بہت ناز و نعم میں پرورش پائی۔ سنہ ۱۹۴۱ء میں ملک نذیر احمد صاحب داماد شیخ محمد حسین صاحب مرحوم (ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر جنرل) سے شادی ہوئی۔ دو لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ بچے ابھی چھوٹی عمر کے تھے کہ سنہ ۱۹۵۴ء میں نذیر احمد صاحب عین عالم شباب میں فوت ہو گئے۔ ان کی وفات کے چند دن بعد ہی چھوٹا لڑکا بھی فوت ہو گیا۔

چند سال بعد مرحومہ کے والدین بھی یکے بعد دیگرے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اقبال مرحومہ نے اپنے تین بچوں کی پرورش اور تربیت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ دو بچیوں کی شادی چھوٹی بچی کا رخصتانہ اپریل سنہ ۷۳ء میں ہوا۔ اس وقت مرحومہ گلے میں درد اور بوجھ لئے ہوئے ۔۔۔ وقت محسوس کرتی تھیں لیکن چلا پھر سکتی تھیں۔ بچی کے رخصتانہ کے بعد بیماری تیزی سے بڑھتی چلی گئی کمزوری بہت زیادہ ہو گئی اور بستر سے اٹھنے کی ہمت نہ رہی۔ پانی تک گلے سے نہ اترتا تھا۔ ڈاکٹروں نے ٹیسٹ کے بعد گلے کے کینسر کی بیماری تشخیص کی۔ مرحومہ کے بیٹے عزیز ظفر احمد ملک نے اپنی والدہ کے علاج میں بہت تگ و دو کی لیکن کوئی علاج کارگر نہ ہو سکا۔ اور مرحومہ اپنے خالق کے حضور حاضر ہو گئیں۔ نماز جنازہ مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف نے پڑھائی اور گڑھی شاہو لاہور کے قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ نہایت عابدہ و شاکرہ خاتون تھیں بیوگی کے ۱۹ سال نہایت صبر سے گزارے تمام صدمات و مصائب میں مرحومہ نے ہمیشہ مومنانہ صبر کا نمونہ دکھایا۔ بہت با اخلاق تھیں سب اعزہ سے احسان و مروت کا سلوک کرتیں۔ کبھی کسی کی غیبت نہ کرتیں۔ مرنجان مرنج طبیعت تھی۔ احمدیت کی فدائی تھیں۔ انہیں کی تربیت کا نتیجہ ہے کہ ان کے تینوں بچوں میں احمدیت کی روح پائی جاتی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے بیٹے اور بیٹیوں کا حافظ و ناصر ہو۔

اجتماعی وقار عمل

مجلس خدام الاحمدیہ چک ۱۲۱ ج ب گوکھووال ضلع لائلپور کا ایک اجتماعی وقار عمل مورخہ ۲۹ جون بروز اتوار بعد نماز فجر ہوا جس میں ۹ انصار ۸ خدام اور ۲۱ اطفال شامل ہوئے۔ وقار عمل ۲½ گھنٹے تک جاری رہا۔ اور دو فرلانگ لمبی سڑک پر تقریباً ۱۳۰۰ فٹ مٹی ڈالی گئی۔

احباب جماعت کے علاوہ ۸ غیر از جماعت احباب بھی اس کار خیر میں شریک ہوئے۔ محترم قائد صاحب ضلع اس موقعہ پر مجلس میں تشریف لائے اور خدام کے ساتھ مل کر کام کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ سب شامل ہونے والوں کو جزائے خیر دے اور خدمت خلق کے زیادہ سے زیادہ کام سرانجام دینے کی توفیق دے۔ آمین۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک ۱۲۱ ج ب ضلع لائلپور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجاہدین تحریک جدید توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے ایک دانہ بھی خرچ کرتا ہے، خدا تعالیٰ اُسے بڑھاتا ہے اور اتنا بڑھاتا ہے کہ کسی کو اس کی امید بھی نہیں ہوتی ... تم یہ مت گمان کرو کہ تمہاری قربانیاں ضائع چلی جائیں گی۔ خدا تعالیٰ نے ان کے بدلہ میں تمہارے لئے جو انعام مقرر کیا ہے وہ تمہارے وہم و گمان سے بھی بالا ہے۔"

تحریک جدید کے مالی سال کے ختم ہونے میں تین ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ اس لئے ہمارے مجاہدین تحریک جدید کو چاہیئے کہ وہ اس قلیل عرصہ میں اپنے وعدوں کے مطابق جلد سے جلد ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی برکات کے مستحق بنیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلان دار القضاء

محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ محلہ دار الصدر جنوبی لنگر خانہ ۳ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم حبیب اللہ صاحب وفات پا چکے ہیں مرحوم کی ذاتی امانت ۳۴-۷۶۹۴/۱۴۵ تحریک جدید میں اس وقت ۳۵/- روپے موجود ہیں۔ اسیطرح امانت ذاتی ۲۷۵۲/۲۰۷-۱۲ صدر انجمن احمدیہ میں مبلغ ۲/۰۱ روپے بھی موجود ہیں۔

مرحوم کے پراویڈنٹ فنڈ کی رقم بمع حق الخدمت مبلغ ۱۴۴۲/۰۳ روپے افسر صاحب پراویڈنٹ کے پاس موجود ہے۔

مکرم حبیب اللہ صاحب مرحوم کے ذمہ اس وقت قرضہ کارکنان مبلغ ۴۳۲/۰۰ روپے اور قرضہ گندم ۳۰۰/- روپے واجب الوصول ہے۔

لہٰذا مرحوم کے ذمہ کل قرضہ ۷۳۲/۰۰ روپے ان کے پراویڈنٹ فنڈ مبلغ ۱۴۴۲/۰۳ روپے سے مکرم محاسب صاحب پراویڈنٹ کو ادا کیا جائے۔ اور بقیہ تمام رقم مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرمائیں تا میں مرحوم کے قرضے بھی اتار سکوں اور روزمرہ اخراجات بھی چلا سکوں۔ نیز پانچ سال تک کا ماہوار پنشن مبلغ ۱۲/- روپے ماہانہ بھی مجھے ادا کی جایا کرے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

درخواست ہائے دعا

میری اہلیہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں بہت کمزور ہو چکی ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (اعجاز اللہ شاہ میڈیکو۔ ارکیٹ بازار گوجرانوالہ۔)

۲- ہماری جماعت کے ایک احمدی دوست محمد اقبال کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (مقصود احمد ممبر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کرتو ضلع [illegible])

۳- مکرم امام بخش صاحب احمدی گوگھ رئیس عبد الحمید کی والدہ صاحبہ ان دنوں بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مکمل شفا عطا کرے (حکیم محمود احمد معلم وقف جدید باندھی)

۴- ہماری صدر محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ طویل عرصہ سے بیمار رہیں۔ تمام بہن بھائی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔
(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ خان پور)

۵- میرے والد صاحب حکیم جان محمد کی ٹانگ کا اپریشن ہو رہا ہے کمزوری بہت زیادہ ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔
(نذیر احمد نسیم ڈیلدار روڈ۔ اچھرہ)

سب سے اعلیٰ مزیدار اور فائدہ بخش
تریاق سلیمانی
تبخیر معدہ، بدہضمی، پیٹ درد، ہیضہ، متلی، قے اور اسہال میں اس سے بہتر اور کوئی دوا نہیں۔
المنار دواخانہ ربوہ

ہر گھر کی لازمی ضرورت
اکسیر معدہ
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ کی تیار کردہ ہاضمہ کی بہترین پھکی، پیٹ درد، نفخ اور اسہال کے لئے بہت مفید ہے۔ مختلف پیکنگ میں دستیاب ہے۔
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

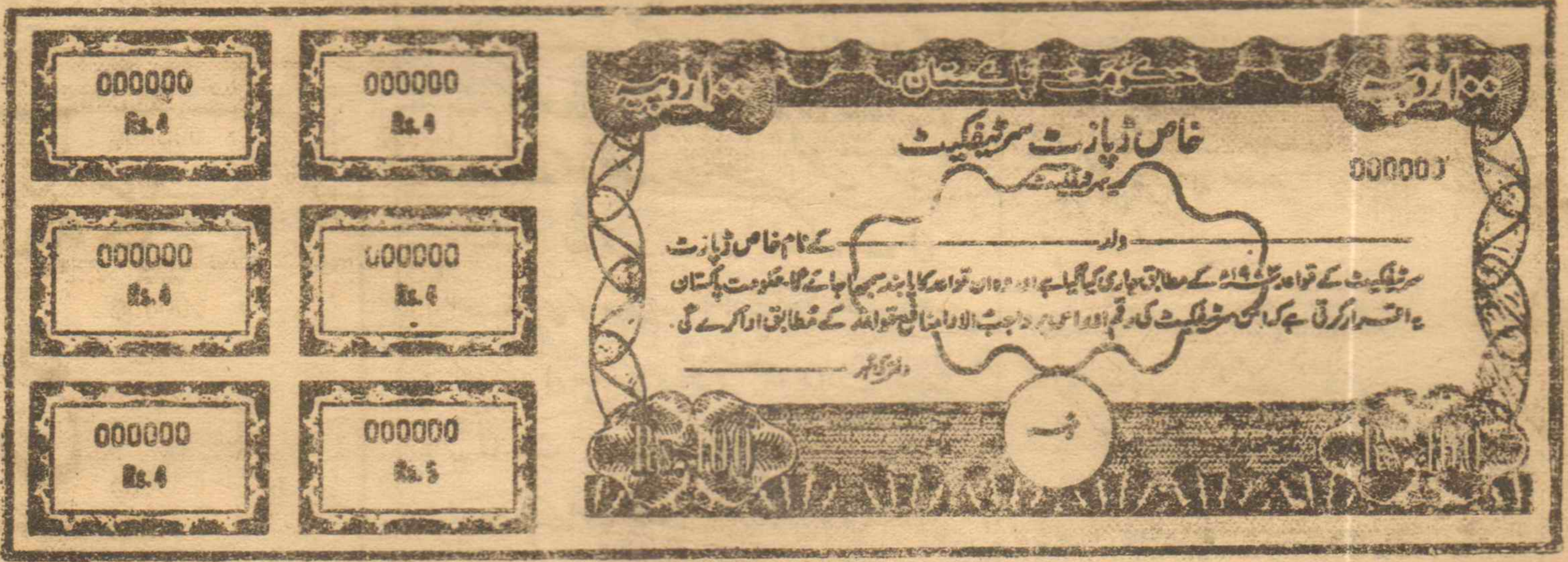

خاص ڈپازٹ سرٹیفکیٹ - کسانوں اور محنت کشوں کیلئے ایک نئی اسکیم

دیہی اور شہری آبادی کے لوگوں کے لئے خاص ڈپازٹ سرٹیفکیٹ کی بدولت قومی ترقی میں شمولیت زیادہ آسان اور نفع بخش ہے۔ کسان اور دوسرے محنت کش آئندہ کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور بچاتے ہیں۔ ان کی بچت کو زیادہ منافع بخش بنانے کے لئے حکومت نے تین سال کی مدت کے خاص ڈپازٹ سرٹیفکیٹ جاری کئے ہیں۔

- منافع ۸ فیصد سے زیادہ اور اس پر ٹیکس نہیں لگتا۔
- تین سال سے پہلے بھی کسی وقت بھنائے جا سکتے ہیں۔
- منافع ہر چھ مہینے بعد۔ سرٹیفکیٹ کے ساتھ لگے ہوئے کوپن دیجئے اور منافع لے لیجئے۔
- انہیں ہر شخص ۵۰۰۰ روپے تک کو خرید سکتا ہے۔

خاص ڈپازٹ سرٹیفکیٹ

بچت کیجئے

قومی بچت کے مرکزوں، ڈاکخانوں اور بینکوں سے خریدیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان میں نئے جمہوری اور آئینی دور کا آغاز ہو گیا

مملکت کے وزیر اعظم جناب بھٹو کی سربراہی میں نئی کابینہ نے حلف وفاداری اُٹھالیا

صدر مملکت اور وزیر اعظم کی طرف سے قوم کے نام خطاب

اسلام آباد ۱۴ر اگست۔ ۱۴ر اگست ۱۹۷۳ء سے پاکستان میں نئے آئینی اور جمہوری دور کا آغاز ہو چکا ہے چنانچہ جناب فضل الٰہی صاحب (جو پہلے قومی اسمبلی کے سپیکر تھے) نے مملکت کے صدر کی حیثیت سے اور جناب ذوالفقار علی بھٹو نے نئے آئین کے مطابق وزیر اعظم کی حیثیت سے اپنے عہدوں کا حلف اٹھالیا۔ اس موقعہ پر سادہ مگر پروقار تقاریب عمل میں آئیں۔ خوشی کی دیگر تقاریب جو اس موقعہ پر منعقد ہونی تھیں موجودہ سیلاب سے پیدا شدہ نازک صورت حال کی وجہ سے منسوخ کر دی گئی تھیں۔ نئی کابینہ نے بھی حلف وفاداری اٹھا لیا۔ کابینہ کم و بیش انہی وزراء پر مشتمل ہے جو پہلے حکومت میں شامل تھے۔

نئے جمہوری دور کے آغاز پر دنیا کی مختلف حکومتوں (مثلاً امریکہ۔ برطانیہ۔ ایران۔ بھارت وغیرہ) نے مبارکباد کے پیغام دیئے ہیں۔ اور نیک توقعات و جذبات کا اظہار کیا ہے۔ اس موقعہ پر صدر مملکت جناب فضل الٰہی اور وزیر اعظم جناب بھٹو نے ریڈیو کے ذریعہ قوم سے خطاب کرتے ہوئے اس نئے جمہوری دور کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

جناب بھٹو نے ۱۴ر اگست کی شب کو ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے مخالف سیاسی جماعتوں سے اپیل کی کہ وہ ہنگامہ آرائی اور مقابلہ کی بجائے مفاہمت کے جذبہ سے ملک کے پیش آمدہ مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ آپ نے تنبیہہ کی کہ اگر حزب مخالف نے ہنگامہ آرائی کی راہ اختیار کی تو حکومت سرحد پر دشمن کی طرح ان کا مقابلہ کرے گی۔ اور ایسے ملک کے امن و امان کو برباد کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دے گی۔ جناب بھٹو نے قوم سے اپیل کی ہے وہ بہادری جرأت اور صبر کے ساتھ سیلاب کے موجودہ ہولناک حالات کا مقابلہ کرے اور جن لوگوں کو خدا تعالیٰ نے توفیق دی ہے وہ سیلاب زدگان کی ہر قسم کی مدد کرنے کی کوشش کریں اور اس سلسلے میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں جو لوگوں کو سیلاب سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے آپ نے بھارت کے صدر وی وی گری کے پیغام تہنیت کے جواب میں اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان معقول اور باوقار سمجھوتہ کی ضرورت پہلے سے بھی زیادہ محسوس ہو رہی ہے اس لئے امید کرنی چاہیئے کہ دونوں ممالک کے درمیان آئندہ بات چیت جو ۱۸ر اگست کو شروع ہو رہی ہے کامیاب رہے گی۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا

۳۱واں سالانہ اجتماع

۲۔ ۳۔ ۴ نومبر ۱۹۷۳ء

بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار

ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاءاللہ العزیز۔ خدام ابھی سے اس میں شمولیت کے لئے تیاری شروع کر دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور تحریر کیا کریں۔ یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ کے اوپر درج ہوتا ہے (مینجر)

ربوہ میں وسیع پیمانے پر امدادی سرگرمیاں (بقیہ صفحہ اول)

اس وقت حالت یہ ہے کہ ربوہ کے محلہ جات کے علاوہ ربوہ سے ملحق گاؤں احمد نگر (جہاں پر سیلاب کی وجہ سے بہت نقصان ہوا ہے) کے بہت سے بے خانماں اشخاص بھی ربوہ میں موجود ہیں جن کی مجموعی تعداد کم و بیش ایک ہزار ہے۔ ان کی رہائش کے لئے بورڈنگ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں انتظام کیا گیا ہے ان کے علاوہ ربوہ کے گردو نواح کے جو دیہات مکمل طور پر زیر آب ہو چکے ہیں ان کے کم و بیش تین ہزار باشندے (جن میں مرد عورتیں بچے سبھی شامل ہیں) بے خانماں ہو کر ربوہ میں رہائش پذیر ہیں ان کی رہائش کا انتظام تعلیم الاسلام ہائی سکول کے کمروں میں کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ دفتر بلدیہ ربوہ۔ ریلوے سٹیشن اور دیگر بہت سے مقامات میں بھی وہ رہائش پذیر ہیں ان سب کے لئے دارالضیافت ربوہ میں صبح و شام کھانا تیار کر کے ایک خاص نظام کے تحت تقسیم کیا جاتا ہے۔ ان لوگوں کے علاوہ کھرڑیانوالہ اور بعض دیگر دیہات کے بہت سے باشندے ایسے بھی ہیں جو ابھی تک پانی میں گھرے ہوئے ہیں اور ربوہ سے کافی فاصلہ پر بلند مقامات پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کے لئے بھی کھانا تیار کر کے صبح و شام ٹرکوں اور جیپوں اور پھر کشتیوں کے ذریعے انہیں پہنچایا جاتا ہے اور اس طرح ان کی بھی ہر ممکن مدد کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اس وقت مجموعی طور پر پانچ ہزار افراد کے لئے صبح اور اتنی ہی تعداد میں شام کو کھانا تیار کر کے تقسیم کیا جاتا ہے اس کے جملہ مصارف صدر انجمن احمدیہ پاکستان ادا کر رہی ہے جبکہ کھانے کی تقسیم کا کام خدام الاحمدیہ کے سپرد ہے کھانے کی تیاری چونکہ وسیع پیمانے پر کرنا پڑتی ہے اس لئے دارالضیافت کے عام انتظام کے علاوہ جلسہ سالانہ کی اس مشین سے بھی کام لیا جارہا ہے جو روٹیاں تیار کرتی ہے۔

سیلاب زدگان کی امداد کے لئے اس وقت تین کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں۔ جن میں سے ایک کھانے کی اشیاء کی فراہمی اور تیاری کا انتظام کرتی ہے دوسری کمیٹی ربوہ کے متاثرہ محلہ جات کے تمام مکانات کے نقصان کا تفصیلی سروے کر رہی ہے تاکہ اس نقصان کی کسی حد تک تلافی کرنے کی کوشش کی جائے اور تیسری کمیٹی طبی امداد اور علاج کے لئے سرگرم عمل ہے یہ کمیٹی ربوہ کے علاوہ گردو نواح میں بھی جا کر ٹیکے لگانے اور مناسب ادویہ کی تقسیم کا کام کر رہی ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرکزی نظام جماعت کی طرف سے نہ صرف ربوہ کے تمام متاثرہ محلہ جات کے مکینوں کے لئے بلکہ بلا امتیاز ربوہ کے گرد و نواح کے تمام بے خانماں ہونے والے ہزارہا افراد کے لئے بھی (جن کے گاؤں سیلاب نے نیست و نابود کر ڈالے) ہر ممکن امدادی کارروائی کی جارہی ہے اس سلسلے میں دیگر کارکنان کے علاوہ خدام الاحمدیہ کے بہادر اور دلیر نوجوان غیر معمولی عزم و ہمت کے ساتھ دن رات مصیبت زدگان کی خدمت میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے۔ آمین۔

انٹرویو برائے داخلہ جامعہ احمدیہ

میٹرک پاس یا اس سے زیادہ تعلیم رکھنے والے جو نوجوان جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت سلسلہ بجا لانے کے خواہش مند ہوں وہ فوری طور پر دفتر ہذا کو اطلاع دیں اور انٹرویو کے لئے ۲ر ستمبر بروز اتوار۔ پیر ۳ر صبح ساڑھے آٹھ بجے وکالت دیوان میں تشریف لے آئیں

(وکیل الدیوان)

درخواست دعا

میرا بچہ کان کی تکلیف میں مبتلا ہے اور دماغی طور پر صحت مند نہیں ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

محمد خان۔ جلال پور جٹاں ضلع گجرات۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۰